وزیراعظم پاکستان سے ملاقات اور دینی مدارس کے معاملات

مولانا محمد حنیف جالندھری جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب نے جب سے اقتدار سنبھالا بلکہ حکومت ملنے سے قبل بھی وہ اپنی تقریروں میں دینی مدارس اور دینی مدارس کے طلبہ کا خصوصی طور پر ذکر کرتے رہے جس کی وجہ سے اندرون و بیرون ملک کے مختلف حلقوں بالخصوص دینی مدارس اور مذہبی طبقات میں دو طرح کی آراء پائی جاتی ہیں۔ کچھ حضرات اس خدشے کا اظہار کرتے تھے کہ پرویز مشرف نے سب سے زیادہ مدارس اصلاحات کی بات کی، مدارس کے طلبہ کے لیے کچھ کر گزرنے کے عزم کا اظہار کیا، ماڈل مدارس بنانے کا منصوبہ پیش کیا، مدارس کی قیادت سے ملاقاتیں کیں، مدارس کو سب سے بڑا رفاہی وفلاحی نیٹ ورک قرار دیا لیکن زبانی کلامی دعوؤں کے برعکس دینی مدارس کے لیے سب سے زیادہ ابتلاء اور آزمائش کا دور پرویز مشرف کا دور رہا یہاں اس تفصیل میں جانے کا موقع نہیں تاہم پرویز مشرف نے دینی مدارس اور مذہبی طبقات کے ساتھ جو ''مہربانیاں'' کیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اس لیے کچھ حضرات اس خدشے کا اظہار کرتے ہیں کہ عمران خان کی طرف سے مدارس سے ہمدردی کا زبانی کلامی اظہار دراصل اسی ایجنڈے کا دوسرا مرحلہ ہے جبکہ دوسری طرف ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو عمران خان صاحب کے ان دعوؤں اور باتوں کی وجہ سے ان سے بہت سی توقعات وابستہ کیے بیٹھی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ عمران خان پاکستان اور پاکستانی قوم کی طرح دینی مدارس کی بھی تقدیر بدلنے اور مدارس کے طلبہ کے لیے بڑی تبدیلی کا عزم رکھتے ہیں۔

دینی مدارس کی قیادت اور مدارس کے نمائندہ وفاقوں کے رہنماؤں کے لیے یہ صورتحال نئی نہیں بلکہ ہمیں گزشتہ کئی عشروں سے مختلف حکومتوں سے واسطہ رہا اور بہت سے نشیب وفراز سے گزرنا پڑا۔ ہمارا ہر دور میں یک نکاتی ایجنڈا ہوتا ہے کہ ہم ملکی قوانین اور ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ دینی مدارس اور دینی مدارس کے وابستگان کی خیر خواہی کو مقدم رکھتے ہیں۔ ہر دور میں ہمارے سامنے ترغیب وتحریض کے جال بھی بچھائے گئے اور جبر واستبداد کے ہتھکنڈے بھی بروئے کار لائے گئے لیکن ہم نے ہمیشہ اللہ رب العزت کی مدد ونصرت، باہمی اتحاد ومشاورت اور پوری قوم کے اعتماد کے ساتھ اس بات کا اہتمام کیا کہ دینی مدارس کی صورت میں اللہ رب العزت نے دینی تعلیم وتربیت کا جو ایک منفرد اور مثالی نظام ہمیں عطا فرمایا اور پوری قوم نے اس کی پاسبانی اور باغبانی کی بھاری ذمہ داریاں ہمارے ناتواں کندھوں پر ڈالیں ہم سے جس قدر ہو سکے ہم ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ زیادہ پیچھے نہ جائیں نائن الیون کے بعد سے لے کر اب تک تقریباً دو عشروں کے حالات سب کے سامنے ہیں اللہ رب العزت نے اپنی رحمت سے ہمیں ہر مرحلے پر سرخرو فرمایا اور آئندہ بھی اللہ رب العزت کی رحمت سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور رحمت ونصرت شامل حال رہی تو ہم کامیاب ٹھہریں گے۔

ہماری ہر دور میں یہ پالیسی رہی کہ ہم نے اپنے دروازے کسی کے کے لیے بند نہیں کیے، کسی بھی معقول تجویز کو رد نہیں کیا، کوئی بھی ایسا موقع یا امکان جس سے ملک وملت اور خاص طور پر مدارس ومساجد کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہو یا کسی قسم کی بہتری کی امید ہو ہم نے اسے ضائع نہیں کیا اور اپنے اکابر کی رہنمائی میں اپنی منزل کی طرف سفر جاری رکھا۔ ہم نے ہر فورم پر اپنی بات کی، اپنے مدارس کا مقدمہ پیش کیا اور جس قدر ہو سکا مدارس ومساجد اور دینی معاملات پر پوری قوم کے دلوں کی ترجمانی کی۔

موجودہ حکومت کی طرف سے جب ہمیں ملاقات اور مذاکرات کی دعوت ملی تو ہم نے تمام مکاتب فکر کے نمائندہ وفاقوں کے ذمہ داران سے مشاورت کی، اکابر کو اعتماد میں لیا اور نومنتخب وزیراعظم سے گفتگو کے نکات طے کیے، تمام مکاتب فکر کے نمائندوں پر مشتمل ایک نمائندہ وفد تشکیل دیا اور 3 اکتوبر 2018ء بروز بدھ وزیراعظم آفس میں وزیراعظم پاکستان عمران خان سے تفصیلی ملاقات کی۔ اس ملاقات میں اتحاد تنظیمات مدارس کے وفد میں مولانا انوار الحق، مفتی منیب الرحمٰن، راقم الحروف محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالمالک، مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، مولانا یاسین ظفر اور علامہ قاضی نیاز حسین نقوی شامل تھے جبکہ حکومت کی طرف سے عمران خان کے ساتھ وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود، وفاقی وزیر مذہبی امور صاحبزادہ نور الحق قادری، وزیراعظم کے معاون خصوصی محترم نعیم الحق، وزیر مملکت برائے داخلہ شہریار آفریدی اور سیکرٹری وزارت مذہبی امور موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے سابقہ حکومتوں سے ساتھ ہونے والے مذاکرات کا مختصر جائزہ پیش کیا، انہوں نے سابقہ حکومتوں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں پر روشنی ڈالی اور حکمرانوں اور بیوروکریسی کے طرز عمل کا بھی ذکر کیا۔ مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے مفاہمت اور اعتماد سازی کے اقدامات کے ساتھ درست سمت

(بقیہ صفحہ نمبر ۶۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔)